70انبیاء کرام (علیہم السّلام)

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کرام تشریف لائے، جن میں رسولوں کی تعداد تقریبا 315 تھی، لیکن ان تمام رسولوں پر کتاب کا نازل ہونا ضروری نہیں ہے، بعض رسولوں پر کتاب نازل ہوئی، بعض پر صحائف نازل ہوئے۔ بہر حال کتب میں کئی جگہوں پر ایک نبی یا دو نبیوں کا تذکرہ ملتا ہے یہاں ان شاء اللہ ایسے مقامات کے متعلق پڑھیں گے جہاں کئی کئی انبیاء کرام علیہم السلام کا گزر ہوا یا وہاں کوئی عمل کیا یا وہاں تدفین ہوئی اس مقام پر معراج کی رات کو نہیں بھلایا جاسکتا جہاں تمام اول تا آخر انبیاء کرام علیہم السّلام جمع ہوئے ع

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں مَعنیِ اَوّل آخر

کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لقد مر بالصخرة من الروحاء سبعون نبِيًّا، منهم موسٰى نبي اللهِ، حفاة، عَليهم الْعباء، يؤمون بيت الله العتيق.

" وادی روحاء کے مقام صخرہ سے ستر (70) انبیاء کرام علیہم السلام، ننگے پاؤں اپنے اوپر عباء زیب تن کیے ہوئے گزرے ہیں، ان میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے قدیم گھر (کعبۃ اللہ) کی زیارت کا قصد کیے ہوئے تھے۔" (مسند ابی یعلی، ج13، ص201، الرقم الحدیث 7231)

انه صلي في مسجد الروحاء ثم قال صلي في هذا المسجد قبلي سبعون نبيا "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد روحا میں نماز ادا فرمائی پھر فرمایا بے شک مجھ سے پہلے اس مسجد میں ستر (70) انبیاء کرام نماز ادا کر چکے ہیں۔" (معجم الکبیر، ج 18 ص 16۔ 17، رقم الحدیث 16)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان: لقد كان هذا البيت يحجه سبع مائة من بني اسرائيل يضعون نعالهم بالتنعيم و يدخلون حفاء تعظيما للبيت " کرتے ہیں بیت اللہ کا حج بنی اسرائیل کے سات سو (700) انبیاء کرام نے کیا وہ اپنے جوتے تنعیم کے مقام پر ہی اتار دیتے تھے اور حرم میں بیت اللہ کی تعظیم کی خاطر ننگے پاؤں داخل ہوتے تھے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ، ج 3، ص 238، رقم الحدیث 13798)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صلي في المسجد الخيف سبعون نبيا منهم موسىٰ "مسجد خیف میں ستر (70) انبیاء کرام نے نماز پڑھی ان میں حضرت موسیٰ بھی تھے" (معجم الکبیر، ج 11، ص 452، رقم الحدیث 12283)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

في المسجد الخيف قبر سبعين نبيا "مسجد خیف میں ستر (70) انبیاء کرام کی قبور ہیں" (کشف الاستار، ج 2، ص 48، رقم الحدیث 1177)

حضرت مجاھد سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں:

حج خمسة و سبعون نبيا كلهم قد طاف بالبيت و صلي في المسجد منى فان استطعت ان لا تفوتك صلاة في مسجد منى فافعل

" پچھتّر (75) انبیاء کرام نے بیت اللہ کا حج کیا ان میں سے ہر ایک کے بیت اللہ کا طواف کیا اور منی کی مسجد میں نماز پڑھی اگر تمہارے لیے ممکن ہو کہ مسجد منی میں کوئی نماز نہ چھوٹ پائے تو ایسا اہتمام ضرور کرو" (اخبار مکہ ،ج 1، ص 69)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا کنت بین الاخشبین من منی و نفع بیده نحو المشرق فان هناك واديا يقال له "السرر" به الشجرة سر تحتها سبعون نبيا "جب آپ منی کے دن ان پہاڑوں کے درمیان تھے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جسے وادی سرر کہا جاتا ہے وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر (70) انبیاء کرام نے شہادت پائی" (مؤطا امام مالک، کتاب الحج، بات جامع الحج، ج 1، ص 423، رقم الحدیث 949)

حضرت امام مجیر الدین الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب " الانس الجليل بتاريخ القدس و الخليل" میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیت المقدس میں ایک ھزار (1000) انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور ہیں (الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل، ج 2، ص 138)

سُلطانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنہُ سے روایت ہے کہ اس (غار ثور) قیام کے دوران ایک وقت حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنہُ کو سخت پیاس لگی، آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ رسولِ

ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غار کے اندر تک جاؤ! (وہاں پانی موجود ہوگا)، جاؤ ابی آؤ! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اُٹھے اور غار کے اندر کی طرف چلے گئے۔ وہاں آپ کو پانی مِلا، جو شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے پانی پیا اور واپس آ گئے۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہیں ایک خوشی کی بات بتاؤں؟ عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، کیوں نہیں (ضَرور ارشاد فرمایئے)! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے جنّت کی نہروں پر مقرر فرشتے کو فرمایا کہ وہ جنّت الفردوس کی ایک نہر غار کے اندر نکال دے تاکہ ابوبکر پانی پی سکے۔

یہ خوشخبری سُن کر حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے حیرت سے عرض کیا: کیا اللہ پاک کے ہاں میری اتنی قدر ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ (اے ابوبکر!) اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا! تم سے بغض و حسد رکھنے والا چاہے ستر (70) انبیاء کی نیکیوں کے برابر نیکیاں لے آئے، ہرگز جنّت میں نہیں جائے گا۔ (تاریخِ مدینہ دمشق، جلد: 30، صفحہ: 150)

ازقلم:

احمدرضامغل

بتاریخ:

22 شوال المکرم 1445 بمطابق یکم مئی 2024 بروز بدھ